السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومقتیان شرع مسئلہ ذیل کے بارے میں ،کہ آج کل شہروں اور قصبوں کے اندر مدرسۃ البنات قائم کیئے گئے ہیں ،جس میں کام کرنے والے عموماً مرد ہوتے ہیں ۔ البتہ درجات سفلی کی تعلیم معلمات ہی دیتی ہیں اور درجات علیا کی تعلیم اکثر وبیشتر بوڑھے مرد دیتے ہیں ۔ ان اسکول ومدارس میں شہرہ قصبہ کے تمام اطراف وجوانب سے لوگ ، بالغہ ومراہقہ لڑکیوں کو تعلیم دلانے کی غرض سے اپنے ہمراہ لے جاکر ،ان کو مدرسۃ البنات میں پہونچا کر گھر واپس آتے ہیں ،اور وہ لڑکیاں چارچھ ماہ اپنے والدین وخویش واقارب کی نظروں سے اوجھل رہتی ہیں ۔ کیا اس طرح تعلیم دلانا ازروئے شرع جائز ہے ؟ ۔ زید کہتا ہے کہ اس پر فتن دور میں ایسا کرنا قطعاً مناسب ہے اور فتنہ کا قوی اندیشہ ہے ؟ ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کوئی بھی مدرسۃ البنات ہو،ان میں مقامی وغیر مقامی (شہر وقصبہ کے قریبی اطراف کی)چھوٹی بچیوں کا ،اور پردہ کے ساتھ مراہقہ وبالغہ لڑکیوں کا سواری (رکشہ ،تانگہ ،بیل گاڑی ،لاری وغیرہ) کے ذریعہ ، تعلیم کےلئے روزانہ صبح کو آنا اور چھٹی ہونے پر شام کو اپنے گھروں کو چلے جانا اور اس طرح ان کو تعلیم دلوانا شرعاً جائز ہے ، بشرطیکہ تعلیم گاہ تک آنے جانے میں ان کی پوری نگرانی کا معقول انتظام ہو۔ ان کے رشہ ،تانگہ کے ساتھ ان کا کوئی محرم موجود ہو،اور اجتماعی شکل میں آنے جانے کی صورت میں ،ان کے ساتھ کوئی دیندار بوڑھی عورت اور مدرسہ کا کوئی پابند شرع ذمہ دا سر مرد بھی ہو،اور بشرطیکہ درس گاہ میں درجات علیا کی طالبات اور ان کے بوڑھے استاد کے درمیان پردہ حائل ہو،اور بشرطیکہ استاد اور تمام بچیاں خواہ وہ مراہقہ سے بہت کم عمر کی کیوں نہ ہوں ، سب کی سب بالکل سادہ لباس میں ہوں اور بے زیب وزینت رہیں ۔

ان بچیوں کے اولیا اور سرپرستوں پر تمام اوقات میں ،ان کی ہر قسم کی حفاظت اور نگرانی شرعاً لازم اور فرض ہے ،اور اس فرض کی ادائے گی اس وقت ہو سکتی ہے جب کہ ان بچیوں کی تعلیم گاہ میں آمدورفت کا مذکورہ انتظام رہے ۔

اور مذکورہ بالا قسم کی اقامتی تعلیم گاہوں میں بہت دور کے لوگوں کا ،اپنی مراہقہ اور بالغہ لڑکیوں کو اپنے ساتھ لے جا کر تعلیم کےلئے وہاں چھوڑ آنا ،پھر چند مہینوں کے بعد چھٹی کے موقع پر جا کر ان کو اپنے ساتھ لے آنا اور اس طرح ان کو تعلیم دلانا جائز ہے ، بشرطیکہ ان تعلیم گاہوں کے دارالاقاموں میں شرعی پردہ ،اور ان کی ٹھیک نگرانی اور دینی تربیت پر قابل اطمینان معقول انتظام ہو ،اور بشرطیکہ درس کے وقت ان لڑکیوں اور ان کے بوڑھے استادوں کے درمیان پردہ حائل ہو،اور جملہ استانیاں اور دارالاقامہ کی نگراں عورت پابند شرع ہوں ،ان کی وضع قطع اور لباس ،رہن سہن غیر مسلموں کا سانہ ہو،اور ان تعلیم گاہوں کے جملہ ذمہ دار مرد اور اراکین پابند شرع و متورع ہوں ۔ فقط

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب جامع الاشتات والمتفرقات

صفحہ نمبر 510

محدث فتویٰ